باب۔ 14

جوہر ہبا، اجسام اور مرکبات

Atomic Particles, Bodies &, Compounds

- جوہر اور جسم:

جوہر ہبا وہ باریک باریک اجزا یا ذرات ہیں جن کے اجتماع اور اتصال سے تمام اجسام اور ان سے عالم بنا ہے۔ سائنس انھیں جوہری ذرات یا Atomic Particles کہتی ہے۔

کسی جسم کے بننے میں تین مدارج ہوتے ہیں۔ (1) شکل کُل، (2) ہیولائے کُل اور (3) جسم کُل۔ شکل اس تعین کا نام ہے جو ہیولا کو عارض ہوتا ہے۔ ہیولا وہ ہے جس نے ابھی شکل نہ لی ہو لیکن شکل بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور جسم ان دونوں کے ملنے سے بنتا ہے۔ جوہر ہبا کے ذرات جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوتے ہیں اور مختلف اشکال میں نمودار ہوتے ہیں تو کُلی اور مشترک شکل بنتی ہے۔ اسے شکل کُل کہتے ہیں۔ سائنس کی زبان میں انھیں سالمہ یا Molecules کہتے ہیں۔ شکل لینے کے اعتبار سے اور محل صور ہونے کے لحاظ سے جوہر ہبا کو ہیولائے کُل کہتے ہیں۔ ہیولائے کُل اور شکل کُل کا مجموعہ جسم کُل یا جسم عالم کہلاتا ہے۔

شکل کُل کے مظاہر، اشکال جزئیہ ہیں۔ اور ہیولائے کُل کے ظہورات، ہیولائے جزئیہ ہیں۔ اور جسم کُل کی نمائشیں، اجسام جزئیہ ہیں۔ عرفا کے پاس مخلوقات میں سے ہر جسم اللہ تعالیٰ کے اسماوصفات کا پرتو یعنی Reflection ہے یا ان پر قائم ہے۔ جب کہ قدیم حکما کے مطابق اجسام کے بننے کے چار ذرائع ہیں۔ آب یعنی پانی، آتش یعنی آگ، خاک یعنی مٹی اور باد یعنی ہوا۔ انھیں اصلاحاً بسائط کہا جاتا ہے۔

آج کے حکما یعنی سائنسدانوں کے مطابق بیانوے (92) سے زیادہ عناصر پائے جاتے ہیں کہ جن پر مختلف اجسام کی تشکیل ہوتی ہے۔ مثلاً ہائیڈروجن، آکسیجن، کاربن، سوڈیم، پوٹاشیم اور آئرن وغیرہ۔ ان کے اجتماع سے مختلف چیزوں کا ارتقاء ہوتا ہے۔ ہر چیز ترقی کرتے کرتے ایک قسم سے دوسری قسم میں مبدل ہوتی ہے۔ چھوٹا سرخ سمندری موتی جو مرجان کہلاتا ہے، ہے تو ٹھوس شئے، لیکن نباتات سے قریب ہونے کی وجہ سے اس میں شاخیں اور ڈالیاں پیدا ہوتی ہیں۔ نباتات ترقی کرتے کرتے حیوانات سے قریب ہونے کے سبب چھوٹی چھوٹی "یاشر مندی" کا مخصوص پودا پیدا ہوتا ہے۔ بعض نباتات ایسے بھی ہیں کہ ان کے پاس حیوان جائے

تو اس کا خون چوس لیتے ہیں۔ درختوں میں نر بھی ہوتے ہیں اور مادہ بھی۔ بعض حیوانات ترقی کر کے انسان سے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ جیسے لنگور یا بندر۔

مذہب اسلام کو ان تمام خیالات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔مادیات و محسوسات کو سمجھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل دی ہے۔ روحانیات، غیر محسوسات اور سپر نیچرل حقائق کے سمجھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نبیوں اور پیغمبروں کے ذریعے انسان کو تمام موجودات کا علم دیتا ہے۔

مسلمان فلسفی اور سائنسدان حکیم ابن سینا کے مطابق، عقل اور ایمان ایک دوسری کی ضد ہیں۔ تاہم عقل، ایمان کی ابتدا اور ایمان، عقل کی انتہا ہے۔ پیغمبروں کا درجہ، فلسفیوں اور عقل پرستوں سے افضل ہے۔ اور وحی کی حیثیت، ادراک کی قوت یعنی intellectual capacity سے بلند تر ہے۔

شیخ ابن عربیؒ کے صوفیانہ فلسفے کے مطابق تمام موجودات صرف اعتباری اور فرضی ہیں۔ اِس کی رُو سے تمام عالم کی اشیأ اُس حقیقت کا محض ایک سایہ ہے جو اس کے پیچھے مخفی ہے، یعنی اُس وجودِ حقیقی کا جوہر اس شئے کی آخری بنیاد ہے۔ آپؒ اپنی کتاب (فتوحات، ۲:۶۰۴) میں یوں رقم کرتے ہیں"۔۔۔ بزرگ و برتر ہے وہ ذات جس نے سب اشیا کو پیدا کیا اور جو خود اس کا جوہر اصلی ہے۔۔۔"۔

- **مرکبات:**

ذاتِ الٰہی اور صفاتِ حق تعالیٰ کبھی ظاہر نہیں ہوتے۔ جو کچھ ظاہر ہے وہ حادث اور اعتباری مرکب ہے، کیوں کہ حدوث اور اعتباریتِ مرکب کو عارض یعنی Substantiation ہوتی ہے اور ان کا ظہور ہوتا ہے۔ کوئی مظہر ایسا نہیں جس میں متعدد صفات نہ ہوں اور وہ مرکب نہ ہو۔ جمادات یعنی بے جان اشیا جیسے دھات، پتھر وغیرہ میں طول و عرض و عمق یعنی ایک حجم ہوتا ہے۔ ان میں نشو و نما اور ظاہری جان نہیں رہتی۔ نباتات یعنی Plants میں لمبائی، چوڑائی اور گہرائی یعنی حجم کے علاوہ نامیہ غازیہ یعنی Intense Growth ہوتی ہے۔ نباتات میں ایک قسم کی حیات بھی ہوتی ہے۔ لیکن وہ نقلِ مکان اور حرکتِ ارادی نہیں کرسکتے۔ حیوانات یعنی Animals میں نشو و نما ہوتی ہے۔ اور ان میں ظاہری حیات، احساس، حواس خمسہ کے علاوہ ادنیٰ درجے کا تفکر بھی ہوتا ہے۔ حیوانات، نباتات اور جمادات کی بقا کے لیے فطرت ان کی ضروریات پوری کرتی ہے۔

ذی عقل، اعلیٰ حیات، سوجھ بوجھ، ارادہ اور اختیارات رکھتے ہیں۔ ذی عقل میں انسان اور جن ہوتے ہیں۔ جنوں میں ناری جز کا غلبہ رہتا ہے اسی لیے انسان کی نسبت لطیف ہوتے ہیں۔۔ جنات کی عمر بہ نسبت انسان کے زیادہ ہوتی ہے۔ انسان خاکی ہوتے ہیں۔ یہ جنوں سے افضل و قوی تر ہوتے ہیں، کیوں کہ ان کو فطرت کی طرف سے غضبی، شہوی اور علمی قوتوں سے نوازا گیا ہے۔

Siddiqui Publications